مفتی محمد صابر حقانی
استاد الحدیث جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم، لورالائی

چار حیرت انگیز خصلتیں

2015ء کی فروری کے اواخر میں ایک کتاب چھپوانے کے سلسلے میں کراچی جانا ہوا ایک دن شعبہ تالیف وتصنیف کراچی یونیورسٹی میں اپنے محسن اور استاد ڈاکٹر سید خالد جامعی کی خدمت میں حاضر تھا کہ بندہ کے ایک جاننے والے، ظفر اقبال نے مجھے یہ پیغام سنا دیا کہ حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب قدس اللہ اسرارہم العزیزہ ان دنوں علاج کے سلسلے میں کراچی تشریف لائے ہیں پیغام سنتے ہی میں ملاقات کے لئے بے چین ہوکر ان سے پوچھنے لگا: حضرت کہاں تشریف فرما ہیں؟ تو وہ بتانے لگے کہ دن ہوتے وقت تو ان کا کوئی مخصوص اور مقرر رہائش گاہ نہیں بلکہ وہ طے شدہ شیڈول کے مطابق بڑے بڑے مدارس میں ان کے آمد سے استفادہ کرنے کی نیت سے منعقدہ تقریبات میں جلوہ افروز ہورہے ہیں جبکہ رات کو وہ جامعہ اسلامیہ سکاؤٹس کالونی گلشن اقبال میں رہائش پذیر ہیں۔

یہ عصر کا وقت تھا میں فوراً وہاں سے اٹھ کر جامعہ اسلامیہ پہنچا اور حضرت کے بارے میں پوچھا جواب ملا کہ حضرت تو اس وقت شہر میں مختلف تقریبات میں مصروف ہیں البتہ رات کو آرام فرمانے کے لئے وہ یہاں تشریف لاتے ہیں البتہ کل حضرت یہاں جمعہ کا خطاب فرمائیں گے۔

چنانچہ بہت انتظار بسیار کے بعد حضرت کی معیت میں نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی لوگ جوق در جوق شرکت کرنے کے لئے آرہے تھے نماز جمعہ سے فراغت کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بہت زبردست ہجوم ہے اور حضرت سے مصافحہ کرنے کی نیت سے لائنیں لگی ہوئی ہیں کافی انتظار کے بعد حضرت سے ملاقات کروانے کے منتظم خاص سے میں نے عرض کیا کہ میں بھی جامعہ حقانیہ کا فاضل اور حضرت کا ایک ادنی سا شاگرد ہوں۔

چنانچہ اس وقت مجھے حضرت کے کمرہ خاص میں ان سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل ہوگئی۔

پہچاننے کے بعد حضرت نے مجھے اپنے ساتھ دایاں جانب بٹھایا حضرت کے مبارک ہاتھوں کو دباتے دباتے چار باتوں کا مشاہدہ میرے لئے زبردست خوشی اور اکابر کی صحبت سے سبق یافتہ ہونے کے لمحات تھے:

۱) کراچی کے مختلف علاقوں اور مدارس سے آئے ہوئے بڑے لوگوں، علما، صلحاء کی جماعت کی محبت اور عقیدت: جس کو بیان کرنے سے "نطاق البیان "بے بس ہے میر یپاس وہ الفاظ یقیناً نہیں جن سے میں اپنا یہ آنکھوں حال بیان کرسکوں۔

۲) حضرت کی بے پناہ شفقت: جوانتہائی علالت اور کمزوری کے باوجود اتنے جم غفیر سے مصافحہ کرتے ہوئے بجائے تنگ ہونے کے آپ کے جبین پر نور، فرحت اور سرور کے آثار ظاہر ہوکر آپ کی شادمانی اور وسعت ظرفی کا عکاسی کر رہے تھے۔

۳) اسی ملاقات میں مختلف وفود سے مختلف علمی تحقیقاتی مسائل اور موضوعات پر مدلل اور محقق قرآن وسنت کی روشنی سے مستنیر گفتگو جو ہمارے لئے اگر چہ تعجب خیز موقع تھا لیکن خود حضرت کیلئے تو یہ ایک معمول کی ایک گفتگو تھیں یوں دکھائی دے رہا تھا کہ علم وعرفان کا ایک سمندر موجزن اور شفقت وخلوص کا ایک آفتاب نصف النہار پر ہے۔

۴) اسی ملاقات کے دوران بندہ کی موجودگی میں حضرت نے ضرورت محسوس کرنے پر مختلف زبانوں میں ایسے انداز میں وفود حاضرہ کو اپنے سینے کے انوار وعلوم سے استفادہ کرنے کا موقع دیا جو حیرت کا ایک عالم تھا لوگ حضرت کے تعمق، تبحر، ادبیت، اور پروفیشنلٹی کو دیکھ کر حیران تھے۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ انتہائی کم عرصہ گذرنے کے بعد علم کا یہ سمندر بے پایان خاک میں بہہ رہا ہے: موسم بہار کے بیش قیمت پھولوں پر خزان آنا اگر چہ اجنبی نہیں لیکن جتنا بھی اسے افسوسناک قرار دیا جائے کم ہے۔

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بڑے چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے